© rasailojaraid.com

قاضی جاوید

اداریہ

ابلاغ اور رابطے کی جدید ٹیکنالوجی قوموں اور تہذیبوں کے درمیان فاصلوں کو تیزی سے حیرت انگیز حد تک کم کرتی جا رہی ہے اور ایک ایسے کرۂ ارض کو وجود میں لا رہی ہے جس کو 'عالمی گاؤں' کہنے کا رواج ہو چکا ہے۔ اِس عالمی گاؤں میں سائنس اور ٹیکنالوجی نے وہ تمام وسائل مہیا کر دیے ہیں جن کو صحیح طور پر بروئے کار لا کر تمام اقوام اور افراد کو ایک اچھی زندگی کی بنیادی سہولتیں یقینی طور پر مہیا کی جا سکتی ہیں اور انسانی بدقسمتی کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ مگر موجودہ صورتِ حال میں یہ وسائل انسانی بدقسمتیوں، محرومیوں اور نفرتوں کو بڑھانے کے لیے استعمال ہو رہے ہیں۔ تہذیبیں اور قومیں مادی اعتبار سے ایک دوسرے کے نزدیک بڑھتے ہوئے بھی ذہنی اور جذباتی لحاظ سے ایک دوسرے سے دُور ہوتی جا رہی ہیں۔

گزشتہ صدی کے آخری برسوں میں اشتراکی نظام کے انہدام کے بعد بہت سے لوگ توقع کر رہے تھے کہ عالمی سطح پر کشیدگی اور مسابقت کا زمانہ لد گیا ہے۔ اس لیے اب امن اور ملاپ کو فروغ ملے گا۔ مگر انہی برسوں میں جہاں تاریخ کے خاتمے کا نعرہ دے کر مغربی نظام کو حتمی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی، وہیں تہذیبوں کے درمیان تصادم کا شور بھی اُٹھایا گیا۔ گویا سرد جنگ کے ایام کی نظریاتی، معاشی اور سیاسی کشمکش کا رُخ ایک دوسرے پر غلبہ پانے کی تہذیبی مسابقت کی طرف موڑ دیا گیا۔

تصادم کا یہ تصور، اوّل اوّل، پروفیسر ہنٹنگٹن نے ایک مختصر مضمون میں پیش کیا تھا جو محدود اشاعت والے ایک علمی و تحقیقی مجلّے 'فارن افیئرز' میں شائع ہوا لیکن زبردست پھیلاؤ اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اثر و رسوخ رکھنے والے امریکی میڈیا نے فوراً ہی اُس کو سر پر اُٹھا لیا۔ اس کی وجہ بالکل واضح تھی--- سرد جنگ کے زمانے میں تین امریکی نسلوں کی پال پوس ایک خوفناک دشمن کی موجودگی کے تصور پر ہوئی تھی۔ اب وہ دشمن پلک جھپکتے ہی مسمار ہو گیا تھا۔ امریکیوں کو ایک نئے حریف کی ضرورت تھی، جو غائب ہو جانے والے دشمن کی جگہ لے لے۔ مزید برآں اربوں کھربوں ڈالر کے ہتھیار بنانے اور بیچنے والوں اور جنگی اداروں کے مفادات بھی نیا دشمن ڈھونڈنے یا تخلیق کرنے کا تقاضا کرتے تھے۔

یوں تہذیبوں کی جنگ کا قصہ شروع ہوا اور زبردست پراپیگنڈہ نے کم و بیش سب کو یقین دلا دیا کہ تہذیبوں کی جنگ شروع ہو گئی ہے جو گزشتہ جنگوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ خوفناک، تباہ کن اور طویل ہوگی۔

تہذیبوں کے درمیان کشیدگی کا گراف بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کو روکنے کی ضرورت ہے۔ سیاست دان اور حکمران باہمی فاصلوں کو کم کرنے میں بہر طور مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ لیکن بنیادی رول تہذیب و تمدن کے نمائندوں نے--- تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والے سکالرز نے، فلسفیوں اور دانش وروں نے ادا کرنا ہے۔

المعارف کے صفحات اس موضوع پر اور اس سے متعلقہ موضوعات پر لکھنے والوں کی نگارشات کے منتظر ہیں۔

© rasailojaraid.com